قمر بنی ھاشم

از سید تلمیذ حسنین رضوی

امیر المومنین اور امام المتقین حضرت علی بن ابی طالبؑ کے بعد جس ہستی کا نام شجاعت و بصالت میں ضرب المثل ہے وہ عباس بن علی ہیں ۔ جناب سیدہ کے انتقال کے بعد ماہر انساب عرب حضرت عقیل سے مولائے کائنات نے خواہش کی کہ " میں ایسے خاندان کی عورت سے شادی کرنا چاہتا ہوں جو شجاعت و شرافت میں مشہور ہو حضرت عقیل نے فاطمہ بنت حزام کے بارے میں مشورہ دیا اور ان معظمہ سے امیر المومنین علیہ السلام نے عقد فرمایا جو بعد میں امّ البنین کے نام سے مشہور ہوئیں ۔ آپ کی فضیلت کے لیے یہی کافی ہے کہ آپ کے چار فرزند عباس، جعفر، عثمان اور عبداللہ نے فرزند رسول امام حسینؑ کے قدموں میں۔ اپنی جان قربان کردی۔

حضرت عباسؑ کی ولادت باسعادت ۴ شعبان المعظم ۲۶ ھ میں ہوئی اسی لیے آج پوری دنیا میں چودہ سو سالہ یوم ولادت منایا جارہا ہے ۔ امیر المومنین نے آپ کا نام نامی عباس رکھا لغت میں عبّاس ایسے شیر کو کہتے ہیں، دوسرے شیر جس کے سامنے ٹھہر نہ سکیں ۔ آپ کی کنیت ابوالفضل اور ابوالقاسم تھی اور آپ کے القاب کئی ہیں جن میں قمر بنی ھاشم، سقّاء اور علمدار حسینی بہت مشہور ہیں۔ آپ کی عظمت کے بارے میں ائمہ کرام کی شہادت ہمارے لیے کافی ووافی ہے۔

امام زین العابدین علیہ السلام فرماتے ہیں " :رحم اللہ عمی العباس فلقد اثر و ابلی، و فدی اخاہ بنفسه حتی قطعت یداہ ، فابدله الله بجناحین یطیر بهما مع الملائكة فی الجنة کما جعل لجعفر بن ابی طالب و انّ للعباس عند الله تبارک و تعالیٰ منزلة یغبطه علیها جمیع الشهداء یوم القیامة (عمدۃ الطالب)

اللہ میرے چچا عباس پر رحمت نازل کرے یقیناً انھوں نے ایثار کیا ور امتحان دیا اور اپنے بھائی حسین پر اپنی جان قربان کردی یہاں تک کہ ان کے دونوں ہاتھ قطع ہوگئے اللہ نے اس کے بدلے میں دو بازو عطا کردئے جس کے ذریعہ وہ جنت میں فرشتوں کے ساتھ محو پرواز ہیں جس طرح جعفر بن ابی طالب کو عطا کیے تھے .اللہ تبارک وتعالیٰ کے نزدیک عباس کاایسا مرتبہ ہے جس پر روز قیامت تمام شھداء رشک کریں گے".

امام جعفر صادق علیہ السلام نے حضرت عباس کے بارے میں ارشاد فرمایا :كان عمّی العباس بن علی علیه السلام نافذ البصیرة ، صلب الایمان، جاهد مع اخیه الحسین، وابلی بلاءً حسنا و مضیٰ شهیداً(عمدۃ الطالب)

میرے عم عباس بن علی صاحب بصیرت اور نہایت پختہ ایمان کے مالک تھے،انھوں نے اپنے بھائی حسین کے ساتھ جہاد کیا اور بہت عمدہ طریقے سے امتحان وابتلا میں پورے اترے اور جام شہادت نوش فرمایا".

منتخب طُریحی میں ہے کہ حضرت عباس اپنے والد گرامی امیر المومنین علیہ السلام کے ساتھ غزوات میں موجود تھے صفین میں وہ اپنے برادرِ بزرگ حضرت امام حسینؑ کے شانہ بشانہ جنگ میں حصہ لے رہے تھے معاویہ نے جب فرات پر پہرے بٹھادیے اور حضرت علی کے لشکر والوں پر پانی بند کر دیا تو امیر المومنین نے دریائے فرات پر قبضہ کرنے کے لیے امام حسین علیہ السلام کو روانہ کیا اور اُن کے ساتھ حضرت عباس بھی اس کام کے لیے تشریف لے گئے اور ابوالاعور کو شکست دے کر اس پر قبضہ کر لیا اور شیخ محمد باقر بیر جندی اپنی کتاب کبریت احمر میں بعض معتبر افراد سے روایت نقل کرتے ہیں جسے معالی السبطین میں مھدی مازندرانی نے بھی نقل کیا ہے کہ حضرت عباس نے امیر المومنین علیہ السلام کے ساتھ صفین کی جنگ میں حصہ لیا .واقعہ اس طرح بیان کیا ہے کہ صفین کی جنگ کے دوران ایک دن لشکر سے ایک جوان نکلا جس نے اپنا چہرہ چھپا رکھا تھا اس کی آمد کے انداز سے شجاعت، ہیبت اور سطوت نظر آرہی تھی اس

کیفیت کو دیکھ کر کسی کو اس کے مقابلے میں جانے کی جرأت نہیں ہو رہی تھی ان پر خوف اور دہشت چھائی ہوئی تھی معاویہ نے یہ دیکھ کر اپنے ایک جنگجو ابن الشعثاء کو طلب کیا جو دس ہزار سواروں کے برابر مانا جاتا تھا اور اس سے کہا کہ تم اس جوان کے مقابلے پر جاؤ اس نے کہا معاویہ لوگ مجھے اتنا بڑا بہادر سمجھتے ہیں میں اس نوخیز نوجوان کے مقابلے میں جاتا اچھا نہیں لگوں گا میرے سات بیٹے میں کوئی بھی جا کر اس جوان کا کام تمام کر دے گا الغرض اس نے اپنے تمام بیٹوں کو یکے بعد دیگرے حضرت عباس کے مقابلے میں بھیجا اور انھوں نے اسی انداز میں انھیں قتل کر ڈالا جو علی کا انداز تھا آخر کار ابن الشعثاء مقابلے کے لیے نکلا اور یہ کہا اے نوجوان تو نے میرے تمام بیٹوں کو خاک و خون میں غلطاں کیا ہے میں تجھ سے اس کا انتقام لوں گا . دونوں میں مڈ بھیڑ ہوئی اور آخر کار عباس علمدار نے اس کے دو ٹکڑے کر دیے اور اس کے بیٹوں سے اسے ملحق کر دیا . اس وقت امیر المومنین نے عباس کو آواز دے کر بلایا اور ان کے چہرے سے نقاب ہٹائی تو لوگوں کو پتا چلا کہ یہ قمر بنی ھاشم تھے جنھوں نے ایسی عظیم الشان شجاعت کا مظاھرہ کیا تھا . حضرت عباس کی شجاعت کے لیے یہی کافی ہے دشمن ان کا نام سن کر کانپتا اور لرزتا تھا اور اُس کی راتوں کی نیند اُڑ جاتی تھی . اس بارے میں کسی شاعر نے کہا جب شام غریباں آگئی تو:

الیوم نامت اعین بک لم تنم و تسھدت اخری فعزّمنا مھا

کہ اے عباس تمھارے چلے جانے کے بعد آج وہ آنکھیں آرام سے سوئیں گی جو اب تک تمھاری دہشت کی وجہ سے بیدار رہتی تھیں . اور وہ آنکھیں بیدار رہیں گی جو اطمینان سے سویا کرتی تھیں اب نیند ان کے لیے کہاں ہے ؟

یوم عاشور امام حسینؑ نے حضرت عباس کو علمدار لشکر بنا دیا اور جنگ کی اجازت و رخصت مرحمت نہیں فرمائی البتہ دریائے فرات سے پانی لانے کی اجازت دی تھی اور علمدار حسینی نے حق وفا ادا کر دیا جس پر آج بھی وفا ناز کرتی ہے۔

اے علمدار حسین بن علی جانِ وفا　　　تو نے دنیا کو دکھا دی حدِّ امکان وفا
گو تو معصوم نہیں ہے مگر اللہ اللہ　　　اہل عصمت ہی سمجھتے ہیں تیری شان وفا